Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۷ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ ، ۷ فتح ۱۳۶۸ ہش ، ۷ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۷۸

اپنے ماضی پر نگاہ رکھیں

"اپنے ماضی پر نگاہ کریں۔ خدا کے اس سلوک کو پیش نظر رکھیں جو اس نے ہمیشہ جماعت احمدیہ سے کیا اور پھر اس سے طاقت حاصل کر کے اپنے ابتلاء کے دَور کو اپنے لئے آسان بنانے کی کوشش کریں۔ یہ وہ سبق ہے جو مَیں آج آپ کو دینا چاہتا ہوں"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء ص ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالےٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں۔ اب یہاں سے جا کر تم کو بہت کچھ سُننا پڑے گا اور لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے۔ کہ تم نے ایک مجذوم۔ کافر۔ دجّال وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا"

(ملفوظات جلد ۵ ص ۳۰۳)

"حق اپنے زور اور قوت سے چلتا اور اس کے ساتھ باطل بھی ضرور چلتا ہے۔ لیکن باطل اپنی قوت اور طاقت سے نہیں چلتا بلکہ حق کے پرتو سے چلتا ہے کیونکہ حق چاہتا ہے کہ ساتھ ساتھ کچھ باطل بھی چلے تا کہ تمیز ہو۔ کاذبوں اور منکروں کے وجود سے بہت سی تحریکیں ہو جاتی ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دن ہی سارا مکّہ آمنّا وصدقنا کہہ کر ساتھ ہو لیتا تو پھر قرآن شریف کا نزول اسی دن بند ہو جاتا اور وہ اتنی بڑی کتاب نہ ہوتی۔ جس جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے یہ ایک قدرتی نظارہ ہے حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے"

(ملفوظات جلد ۵ ص ۳۱۰ تا ۳۱۱)

● سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ یوکے (۱۹۸۹ء) کے موقعہ پر عزیزہ امتہ الرشید غنی بنت مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مظفر احمد صاحب تنویر ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب حال امریکہ ۱۵۰۰۰ ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرماوے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

● مکرم خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ سیرالیون کی والدہ صاحبہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ۲۲ نومبر کو سرگودھا میں ہوا ہے احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں

● ماسٹر محمد عبداللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۹ء کو مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ دارالذکر لاہور نے ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرمہ زاہدہ اقبال صاحبہ بنت چوہدری اقبال احمد صاحب مقیم الفیصل ٹاؤن لاہور سے پڑھایا۔ ۱۷ نومبر ۸۹ء کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں دیگر احباب کے علاوہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی شرکت کی اور دعا کروائی احباب جماعت سے اس نکاح کے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ کا عفوو درگزر ہمارے تصوّر سے بہت بلند ہے

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

"ایسا ہی ایک نظارہ قرآن کریم نے ہمارے لئے محفوظ کیا تا کہ یہ منظر بھی ہماری نظر سے اوجھل نہ رہے۔ حضرت یونس ؑ کی قوم کی تصویر قرآن کریم کھینچتا ہے کہ کس طرح اس قوم کو باوجود اس کے کہ دن رات گناہوں میں اس درجہ ملوث تھی کہ خدا کی تقدیر نے ساری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا اور ایسا قطعی فیصلہ کیا کہ وقت کے نبی کو اس دن سے مطلع فرما دیا۔ اس صبح سے آگاہ کر دیا جس صبح اس قوم کی صف لپیٹی جانی تھی۔ اس نے حضرت یونس ؑ کو ہدایت فرمائی کہ تم اس جگہ کو چھوڑ کر یہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ وہ اس درجہ گناہوں سے آلودہ بستی تھی اور اس میں اس کثرت سے گناہ گار تھے کہ ان کے اندر شاید ایک بھی ایسا معصوم موجود نہیں تھا جس کے صدقے ان کو بخشا جا سکتا۔ قرآن کریم نے جسے بچائے جانے کے لائق قرار دیا ہے وہ ایک ہی شخص خدا کا بندہ یونس ؑ تھا اور وہ بستی کو چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ اس سے زیادہ گناہ گار بستی کا تصوّر ممکن نہیں اس کے باوجود جب وہ گناہ گار لوگ اپنے بیوی بچوں کو لے کر، ان کے چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورتیں، بوڑھے اور جوان اور ان کے جانور بھی سارے کے سارے خالصتاً للہ خدا سے بخشش مانگنے کے لئے ایک میدان میں اکٹھے ہوئے اور ان کی گریہ وزاری سے ایک شور قیامت برپا ہوا اس لئے کہ وہ خدا کے حضور روئے اور چلائے اور آہ وبکا کی اس کے حضور گرے اور تڑپے اور بیقرار ہوئے اور اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کیا تو خدا کی رحمت کی ایک عجیب شان ظاہر ہوئی۔ باوجود اس کے کہ وقت کے نبی کو مطلع فرما دیا گیا تھا کہ اس قوم کی ہلاکت کا دن آپہنچا ہے اور منحوس صبح طلوع ہونے والی ہے جس صبح کو اس قوم کی صف لپیٹ دی جائے گی، خدا کی رحمت نے اس وعید کو ٹال دیا اور قوم کو نجات بخشی"

(خطبہ جمعہ ۶ جون ۱۹۸۶ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ فتح ۱۳۶۸ ہش ۷ دسمبر ۱۹۸۹ء

حالات ضرور بدلیں گے

انسانی فطرت تو چاہتی ہے کہ اِدھر بات کی اُدھر پوری ہو جائے۔ گویا ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی بات۔ ہم دعا کے متعلق بھی عام طور پر یہی سوچتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں اور کچھ دیر کرتے رہتے ہیں اور پھر سوچنے لگتے ہیں کہ دعا قبول ہی نہیں ہو رہی۔ اگر حالات کی تبدیلی کے لئے دعا کر رہے ہیں تو خیال آتا ہے کہ حالات تو تبدیل ہی نہیں ہو رہے، خدا جانے کبھی ہونگے بھی یا نہیں بلکہ بعض اوقات تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ نہیں جی حالات تبدیل ہی نہیں ہونگے۔

یہ سب کچھ کہتے اور کرتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ تاریخ کا ایک بہت بڑا خزانہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں ہر قسم کی بات ملتی ہے۔ اور ہر دور اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ جن حالات کو نہ بدلنے والا سمجھا جاتا تھا وہ بدلے اور اتنے بدلے کہ دنیا حیران رہ گئی۔ اگر پہلے ایسا ہوا ہے اور بار بار ہوا ہے تو اب کیوں نہیں ہوگا۔ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے اور خدا آج بھی وہی ہے جو کل تھا۔

بات در اصل یہ ہے کہ یہ انسانی کمزوری ہے کہ وہ بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے اسے اپنے اوقات کے مطابق عمل میں لانا چاہتا ہے۔ زمانے کو اپنی مٹھی میں لینا چاہتا ہے۔ اگر وہ صبر کرے تو یقیناً اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کی مراد بر آئے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں

"یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعا کرنے میں نہ لگا رہے اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادے کا مالک تصوّر کرے یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سُن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ وہ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں۔"

یہ نسخہ ہے دعا کی قبولیت کا۔ ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں وہ انسانی کمزوری کی وجہ سے ہمارے خیال میں لمبے ہو رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں اور قدرتیں ہیں۔ وہ ان کو ضرور بدلے گا اور ہم اس آزادی کی فضا میں سانس لیں گے جو انسان کا بنیادی حق ہے۔

شرارت کا ہے ساری دنیا میں شور
دکھاتی ہے یہ اپنے بازو کا زور
شرافت کی خاموشیاں الاماں
کہیں جا چھپی ہے یہ بے مایہ مور

ابوالاقبال

انسانیت سوز مظالم ہم پہ برابر ہوتے ہیں
اُف نہیں کرتے رات کو اُٹھ کر سجدوں میں ہم روتے ہیں

دُنیا بھر میں کوئی ہمارے درد کا درماں ساز نہیں
زخم چھپا کر چُپکے چُپکے آنسوؤں سے دھوتے ہیں

پُورب کے رہنے والے ہوں یا پچھّم کے باسی ہوں
سب ویسی فصلیں کاٹیں گے جیسی فصلیں بوتے ہیں

یاد رکھیں ہر بُوند لہُو کا اُن سے حساب چکانا ہے
آج جو قتل و غارت کر کے میٹھی نیندیں سوتے ہیں

دین سے ہم کو روکنے والے کچھ تو خدا کا خوف کریں
آنکھ سے آنکھ ملا کر دیکھیں کون وہ آخر ہوتے ہیں

سچّی بات کا حوصلہ کس کو سچ پر سَو تعزیریں ہیں
سارے جھوٹ کی چُوری کھائیں سارے جھوٹ کے طوطے ہیں

سعید احمد اعجاز

انتہا پسند مذہبی لوگوں کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کو دھمکیاں

دھمکیوں کے باعث لندن کی ایک تقریب میں ڈاکٹر عبدالسلام کے خطاب کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا

لندن (نمائندہ جنگ) نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے خطاب کے پروگرام کی اچانک منسوخی کی بنا پر بڑی تعداد میں لوگوں کو مایوس واپس لوٹنا پڑا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اتوار کی سہ پہر ہمیر سمتھ ٹاؤن ہال میں پاکستان سوسائٹی برائے ترقی سائنس و ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام اجتماع سے "پاکستان میں تعلیم و سائنس" کے موضوع پر خطاب کرنا تھا۔ تقریب میں شرکت کے لئے کوئی پابندی نہ تھی۔ سوسائٹی کے سیکرٹری نے ہال میں آنے والے حضرات و خواتین سے معذرت کی اور تحریری طور پر یہ نوٹس لگایا کہ "پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی طبیعت اچانک خراب ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکے"۔ لیکن لیکچر کے بعض منتظمین کا خیال تھا کہ بعض انتہا پسند مذہبی لوگوں کی جانب سے یہ دھمکیاں دی گئی تھیں کہ وہ مجوزہ اجتماع میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا خطاب نہیں ہونے دیں گے۔ دریں اثناء ڈاکٹر عبدالسلام سے رابطہ قائم کرنے پر اپنی رہائش گاہ سے بتایا کہ یہ صحیح ہے کہ ان کی طبیعت قدرے ناساز تھی لیکن دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ چونکہ ان کا مقصد پاکستان میں سائنس و تعلیم کی ترقی ہے اور وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ بعض متعصب اور انتہا پسند لوگ خواہ مخواہ ہنگامہ کر کے وہاں آئے ہوئے لوگوں کے لئے مشکلات پیدا کرتے۔ اس لئے بھی انہوں نے معذرت کر لی تھی۔

(روزنامہ جنگ ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

میاں عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ

کریم ابن کریم

حضرت سید محمد طیّب صاحب لطیف

علاقہ خوست میں دریائے شمل کے کنارے "سیدگاہ" وہ بلند بخت گاؤں ہے۔ جس میں ایک شخص پیدا ہوا جو عالی نسب بلند ظرف شجاع علم وفضل میں یکتا وفا اور ایثار کا پیکر تھا جس نے خاک وخون میں غلطاں ہوکر ایک تاریخ ساز دور کی بنیاد رکھی جو قیامت تک کے لئے اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے لئے بہترین نمونہ اور روشن مشعل کا کام دیتا رہیگا۔ آپ کا نام نامی حضرت شاہزادہ عبداللطیف صاحب تھا۔ جنہوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے حضور جس دلیری اور خوشدلی سے پیش کی اس کی مثال نایاب ہے۔

ع زیر ایں موت است پنہاں صد حیات

میرے پاس وہ الفاظ کہاں کہ اس روشنی کے مینار کے اوصاف بیان کر سکوں اور اگر اس کی جسارت کروں بھی تو جبر واستبداد کی تعزیریں تلوار کی صورت سر پر لٹکتی نظر آتی ہیں اے کاش میرا شکستہ قلم اُس پاکباز شہزادے کی تصویر کشی میں آزاد ہوتا کئی لوگوں کی مغلظات لکھنے والی قلمیں اور دشنام طرازی کرنے والی زبانیں تو جو چاہیں کریں لیکن میں اس پاک اور نیک فطرت شاہزادے کا ذکرِ خیر کروں۔

حضرت موصوف کے بلند و بالا شان روحانی کا کچھ اس سے اندازہ کریں کہ حضرت سلطان القلم نے فرمایا "میں کن الفاظ سے اس بزرگ (   ) کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردّی چیز پھینک دی جاتی ہے"۔

(حوالہ تذکرۃ الشہادتین صـ۱)

پھر حضور انور نے اُس پاکباز شہزادے کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا۔

ے نقد جان از بہر جاناں باختہ
دل ازیں فانی سرا پرداختہ

(ترجمہ) اپنے معشوق کی خاطر اپنی جان لٹا دی۔ اور اس فانی گھر سے دل کو موڑ لیا۔

ے بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

(ترجمہ) اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے بیابان کو ایک ہی قدم میں طے کر لیا۔

ے ایں چنیں باید خدا را بندۂ
سر بپے دلدار خود افگندۂ

(ترجمہ) خدا کا بندہ ایسا ہی ہونا چاہیئے جو اپنے دلربا کی خاطر اپنا سر اڑا دے۔

اس بزرگ باپ کے بزرگ بیٹے حضرت صاحبزادہ سید حافظ محمد طیب صاحب لطیف نے ۱۹۵۸ء کے موسم گرما کی ایک سہ پہر میرے گھر پر دستک دی۔ آپ کے ہمراہ حضرت سیّد عبداللطیف صاحب کے حقیقی بھتیجے صاحبزادہ عبدالرب صاحب بھی تھے میں باہر نکلا تو دیکھا دو بزرگ کھڑے ہیں۔ پہلے باہم تعارف نہیں تھا۔ ان کے چہروں سے خاندانی نجابت اور ان کی پیشانیوں سے نورِ ایمانی کی چمک دمک دیکھی جو بقول نسیم سیفی بزبان حال کہہ رہی تھیں

ے کسی کے حسنِ نظر کی کرنیں سجا رہی ہیں جبیں ہماری
جبھی تو ہم ہیں شفق کی سرخی جبھی تو رنگِ سحر ہیں یارو

میں انہیں اپنے گھر کے اندر لایا انہوں نے بتایا کہ وہ ربوہ سے آئے ہیں رہنے والے سرائے نورنگ ضلع بنوں کے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت سیّد عبداللطیف صاحب کے خاندان سے ہے؟ تو اثبات میں جواب ملا۔ تو میں سراپا تشکر بن گیا کہ کس بزرگ خاندان کے بزرگ میرے گھر تشریف فرما ہیں۔ اور وہی حال ہوا جو نسیم سیفی صاحب موصوف نے کہا تھا

ے تم آؤ تو میں کاہکشاں راہ میں بچھا دوں
بکھرے ہوئے تاروں کی ہر اک نوک اٹھا کر

حضرت صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب نے سرگودہا میرے ہاں آنے کی غرض بتائی کہ صاحبزادہ عبدالرب صاحب کا پٹھان ملازم کسی مقدمہ اقدام قتل میں ماخوذ ہوا اور سرگودہا کی عدالت میں مقدمہ زیر تجویز تھا مجھے اس کی پیروی پر مامور کیا گیا۔ میں شکر بجا لایا کہ ان عالی نسب بزرگوں سے تعارف کی راہ تو نکلی۔

ع عدو شرّے برانگیزد کہ خیرے ما دراں باشد

وہ پٹھان اقدام قتل کا ارتکاب نہ کرتا تو شاید میں خوست کے شاہزادوں کے تعارف سے محروم ہی رہتا۔

دوسرے ہی روز میں نے خصوصی گذارش کر کے پٹھان کو ضمانت پر رہا کروایا اور ربوہ بھجوا دیا پھر ان کی صلح ہوگئی اور مقدمہ خارج ہوا۔ میری یہ ناچیز خدمت اس پاکباز صاحبزادے کو بھا گئی ورنہ چند ٹکوں کے عوض بھی تو ہم وکیل لوگ یہ کام کر ہی دیتے ہیں۔ اس میں میری کوئی بقراطی نہیں تھی۔

اس کے بعد آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہوا اور میں بڑے عرصہ تک احسانات اور شفقت کے سلوک کا مورد رہا اور مجھے آپ کی (صاحبزادہ صاحب موصوف کی) صحبت صالحہ کے انمول مواقع میسر آئے۔ اکثر میرے ہاں قیام فرماتے اور اپنی شیریں بیانی سے نوازتے میں نے مشاہدہ کیا کہ ان میں کمال کی بے نفسی۔ خودستائی اور خود نمائی سے سخت نفرت۔ حتّٰی کہ حضرت سیّد عبداللطیف صاحب کا پسر بھی ظاہر کرتے ہوئے حجاب محسوس کرتے تھے۔ میرے ساتھ شفقت و مودت میں بے تکلفی کا رنگ آگیا تھا چنانچہ میں نے پوچھ ہی لیا کہ حضرت شاہزادہ سیّد عبداللطیف صاحب کا بیٹا ہونا تو موجب صد افتخار ہے۔ آپ اسکے اظہار میں جھجکتے کیوں ہیں۔ فرمایا کہ میں اس نسبت کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ کمزور انسان ہوں۔

عبادات دلی شوق اور خشوع خضوع سے بجا لاتے تھے بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ہمارے گھر قیام کے دوران امامت کرواتے۔ آپکی نماز کا ایک ایک رکن۔ کیا قیام اور سجود اور کیا قعدہ سبھی ایک خاص عاشقانہ اور والہانہ رنگ رکھتے تھے۔ جن کا بیان تو ناممکن ہے جنہوں نے مشاہدہ کیا وہ اسے عمر بھر بھول نہیں سکتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کی بالکل جداگانہ طرز تھی وہ دلکش لحن اور لے اور دلربا ترتیل پھر کہیں سننے میں نہیں آئی ممکن ہے آپ کے خاندان کے کسی فرد نے ورثہ میں پائی ہو۔ تلاوت قرآن کریم کے سامعین پر عجیب جذب و کیف کی حالت طاری ہو جاتی تھی اور آپ بھی کسی اور عالم میں ہی ہوتے تھے۔

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہرا عشق تھا جو آپ کی ہر ایک تحریر اور ہر بات سے ظاہر ہوتا تھا۔ بڑے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

میں نے بھی آپکی دعاؤں سے بہت سارے فیوض حاصل کئے۔ جب جولائی ۱۹۰۳ء کو آپ کے والد بزرگوار کو سنگسار کیا گیا تو اس وقت آپ کی عمر ۲/۹ برس کے قریب تھی۔ پھر اس مقدس خانوادہ کے باقی ماندہ سارے مظلوم افراد کو ترکستان کی طرف پاپیادہ جلا وطنی کا عرصہ گزارنے کے لئے طویل اور کٹھن سفر پر بھجوا دیا گیا۔ حضرت سیّد محمد طیب صاحب بھی اس ستم رسیدہ قافلہ میں شامل تھے پھر جب کئی سالوں کے بعد واپس کابل بلوائے گئے تو ابھی وہاں غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا اور انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔

فرماتے تھے چرخی پل کابل کا جیل خانہ ایک عقوبت خانہ تھا جو سخت غلیظ تھا مچھروں اور حشرات الارض سے اٹا رہتا تھا جن کے کاٹنے سے جسم لہولہان رہتا تھا جس کی وجہ سے جیل میں سب کو شدید بخار رہتا تھا۔ کھانے کے لئے جو کچھ ملتا تھا وہ کھانا نہیں ہوتا تھا بلکہ کچھ اور ہی ہوتا تھا۔ غرض جیل میں ناقابل برداشت صعوبتیں ان شاہزادوں کو جھیلنا پڑیں جو ناز و نعم کے پلے ہوئے تھے اور جن کے مہمان خانہ میں ۵۰ افراد روزانہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ جب کبھی پیشی بھگتنے کے لئے جیل سے باہر لایا جاتا تو فاقہ کشی بیماری اور نقاہت کے باعث چند قدم چلنا بھی دشوار ہوتا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو جب جیل سے کپڑے دھلوانے کے لئے پہنچائے گئے تو لہو سے لت پت کپڑے دیکھ کر صدمے سے سخت نڈھال ہو گئیں۔ ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کے زندان کے ابا تو

ے نقد جاں از بہر جاناں باختہ

اپنی جان کا نذرانہ لے کر اپنے خالق و

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مالک کے حضور حاضر ہو گئے لیکن خاندان کے باقی افراد کی طرف سے سالہا سال تک روزانہ جانی قربانی پیش کی جاتی رہی یہ تو موضع سید گاہ کے پاک خاندان کا مختصر تذکرہ تھا اور بھی چند نیک فطرت رو بخدا اللہ کے پیارے راہِ حق میں متاعِ جان قربان کر گئے ۔ لاریب وہ بڑے بلند نصیبے والا گروہ تھا جس نے اس راہ میں جان کی بازی لگا دی اور حق و صداقت پر بڑے عزم اور استقلال کے ساتھ ڈٹے رہے ۔ یہ چند شاخیں تھیں جو ذبح کی گئیں پر ان کے پائے ثبات میں تزلزل نہ آیا ۔

ہمت مرداں نمودید آفریں صد آفریں
کشتہ گشتید و نگشتید از صراط المستقیم

صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب اپنے والد اور اپنے سمیت اپنے خاندان پر ڈھائے جانے والے مظالم بہت کم بیان فرماتے تھے بڑے اصرار کے ساتھ گذارش کی جاتی تو بیان فرماتے ۔

ایک مرتبہ میرے ہاں سرگودہا میں قیام فرما تھے ۔ چوہدری قائم دین صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر تھے ۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب کو اپنے ہاں مدعو کیا اور خواہش ظاہر کی ۔ ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء اور اس کے بعد وقوع پذیر ہونے والے واقعات سنائیں ۔ حضرت موصوف نے واقعات سنائے اور دوران گفتگو امیر حبیب اللہ خان کی تعریف کی کہ وہ شخص متعصب اور ظالم نہیں تھا ملّا کے دھوکے میں آ گیا تو اس نے ظلم کئے ۔ اس پر محترم چوہدری صاحب سخت متعجب ہوئے کہ یہ وہ شخص جس کا باپ قتل کیا گیا خود اس پر اور دوسرے افراد خاندان پر ہر قسم کے جبر و ستم روا رکھے گئے ۔ قیمتی جائیدادیں چھین لیں ۔ ان کی عمر کا طویل حصہ جلاوطنی اور قید و بند میں گزرا جس دوران انہیں ناگفتنی مصائب جھیلنا پڑے مگر یہ خدا کا بندہ آج بھی اس ظالم کی تعریف کر رہا ہے ۔

چوہدری صاحب فوت ہو چکے ہیں لیکن جتنا عرصہ اس ملاقات کے بعد وہ زندہ رہے بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر کرتے رہے ۔ اپنے قاتل کی تعریف کرنا غایت درجہ بلند کردار کی علامت ہے ۔

رہے شاد تیری دنیا میرا دل دکھانیوالے
میرے اشک کہہ رہے ہیں یہ دعا مچل مچل کے

ہے اور اس کے ساتھ مال و جان کی قربانیاں بڑی دلیری کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ پیش کرنے کے باوجود اپنے آپ کو لاشئے سمجھنا اولیاء اللہ کی شان ہے ؎

جنھیں ہے دعویٰ سرفرازی سروں پہ ان سبکے دھول ڈالو
کہ تاج سر ہے انہیں کا حصہ جو راہ گذاروں میں خاک پا ہو

آؤ سب مل کر دعا کریں کہ مقبولانِ الٰہی کی جو وردی سیدنا حضرت شاہزادہ عبد اللطیف صاحب کو پہنائی گئی اور عزّو شرف کا جو تاج آپ کے سر مبارک پر ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو سجایا گیا آپ کی اولاد اور ورثاء بلکہ ہم سب اس کی حفاظت کرنے والے ہوں اور جب کبھی اس کی چمک دمک یا رعنائی میں کمی محسوس ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے پھر صیقل کر دیں ۔

اے زمین و آسماں کے خالق و مالک ہمیں اس کی توفیق عطا فرما ۔

زراعت

گندم کی آبپاشی

گندم بڑی اہم فصل ہے جو انسانی خوراک کا جزو اعظم شمار ہوتا ہے ۔ ملکی ضروریات کو پورا کرنا اور فاضل پیداوار کو برآمد کر کے زرمبادلہ حاصل کرنا نہایت ضروری ہے ۔ گزشتہ چند سالوں سے ہماری پیداوار ضرورت کو کفایت نہیں کر رہی اور ہر سال قیمتی زرمبادلہ صرف کر کے گندم درآمد کی جا رہی ہے ۔ لہذا بڑا ضروری ہے کہ پیداوار کو بڑھایا جائے ۔ درآمد کی بجائے برآمد کر کے زرمبادلہ حاصل کیا جائے ۔ گندم کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے منظور شدہ اقسام گندم کھادوں کا مناسب استعمال جڑی بوٹیوں کا اتلاف مناسب مقدار پانی ضروری عوامل ہیں ۔ ان تمام عوامل کا صحیح استعمال فی ایکڑ پیداوار کا ضامن ہے اس سلسلہ میں جو تحقیقات ہوئی ہیں ان کی روشنی میں کاشتکار احباب کو درج ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ اگر پوری طرح توجہ دی جائے تو ۲ سے ۵ آبپاشیوں سے بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے ۔

پہلا پانی کاشت سے ۱۲ سے ۱۸ دن تک پہلا پانی دینا چاہیئے ۔ اس سے جو بیج نہیں اگ سکا وہ اُگ جائے گا ۔ پودے کی جڑیں مضبوط ہوں گی نئے شگوفے نکل آئیں گے ۔ پرندوں کے نقصان سے حفاظت ہو جائے گی ۔ سیم زدہ سیلابہ دھان کی فصل کے بعد گندم کو ۳۰ سے ۴۰ یوم اگاؤ کے بعد پانی دیا جائے ۔ زمین وتّر آنے پر گوڈی یا بارہیرو ضرور چلایا جائے تاکہ جڑی بوٹیاں ختم ہو جائیں اور وتر دیر تک قائم رہے ۔ اس عمل سے جڑوں اور پودوں کی نشوونما اچھی ہوتی ہے ۔

دوسرا پانی پہلے پانی کے تقریباً ۳۰ ۔ ۳۵ دن بعد پانی دیا جائے اس سے فصل کی بڑھوتری اچھی ہو گی ۔ اگر اس دوران بارش ہو جائے تو وقفہ بڑھایا جا سکتا ہے ۔

تیسرا پانی جب فصل سٹے نکالنے کے قریب ہو تو پانی دیا جائے ۔ اس وقت پھول نکلنے شروع ہوتے ہیں اور موسم بھی گرم ہونا شروع ہوتا ہے ۔ اس سے پھولوں کے نر و مادہ کے ملاپ میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ سٹوں میں دانے پورے بنتے ہیں ۔ اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے

چوتھا پانی جب دانے تو بن جائیں مگر دودھیا حالت میں ہوں ۔ اس سے دانوں کی نشوونما اور وزن پر بڑا اثر پڑتا ہے ۔ اگر پانی نہ آئے تو دانہ پچک جاتا ہے اور وزن کم ہو جاتا ہے

پانچواں پانی اس کی ضرورت اسوقت ہوتی ہے جب اچانک موسم گرم ہو جائے اور خشک ہوا چلنی شروع ہو جائے تو دانہ کی نشوونما پر اثر ہوتا ہے لہذا موسم کو دیکھتے ہوئے مناسب پانی دیا جائے ۔

خلاصہ ان امور کا یہ ہے کہ

اگر ایک پانی میسر ہو تو اگاؤ کے بعد ۱۲ ۔ ۱۸ دن تک لگانا چاہیئے ۔ چاول کے بعد کاشتہ فصل کو ۳۰ سے ۴۰ دن کے درمیان پانی دیں ۔

۲ ۔ اگر دو پانی میسر ہوں تو پہلا پانی اگاؤ کے بعد ۱۲ سے ۱۸ دن بعد لگایا جائے اور دوسرا جس وقت سٹے نکلنے شروع ہوں ۔

۳ ۔ اگر تین پانی میسر ہو سکتے ہوں تو پہلا پانی اگاؤ کے بعد ۱۲ سے ۱۸ دن تک دوسرا سٹے نکلتے وقت ۔ اور تیسرا جب دانہ کچا ہو ۔

۴ ۔ اگر چار پانی مل سکتے ہوں تو پہلا پانی اگاؤ کے بعد ۱۲ سے ۱۸ دن تک دوسرا نالی بننے پر ۔ تیسرا جب پھول شروع ہوں اور چوتھا جب دانہ کچا ہو ۔

۵ ۔ اگر پانچ پانی مل سکتے ہوں تو پہلا پانی اگاؤ کے بعد ۱۲ سے ۱۸ دن تک ۔ دوسرا نالی بننے پر تیسرا سٹہ نکلنے پر ۔ چوتھا جب دانہ کچا ہو ۔ پانچواں دانہ مکمل ہونے پر ۔

اگر مندرجہ بالا امور کا دھیان رکھ کر آبپاشی کی جائے گی گندم کی پیداوار میں اضافہ ضرور ہو گا ۔

اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے کاشتکار احباب کی مساعی حسنہ میں برکت دے اور ملک گندم کی پیداوار میں خود کفالت حاصل کر سکے ۔

مرسلہ نظارت زراعت

اعلان داخلہ برائے سال ۱۹۹۰ء

نصرت جہاں اکیڈمی کے جونیئر سیکشن میں PREP کلاس میں داخلہ ٹسٹ و انٹرویو ۸ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ صبح نو بجے ہو گا ۔

داخلہ کے خواہشمند ایسے بچے اور بچیاں جن کی عمر ۴ ½ سال سے ۵ ½ سال تک ہو داخلہ فارم دفتر سے حاصل کر لیں ۔ داخلہ فارم پُر کر کے

پیدائش کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ دفتر میں جمع کروا دیں پیدائش کے سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی کے بغیر داخلہ فارم قبول نہیں کئے جائیں گے ۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعارف

1۔ ایک بابرکت انسان کی سرگزشت
2۔ قواریر قوامون

عقیلہ صادق صاحبہ نے کراچی سے ہمیں شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی دو مطبوعات تعارف کیلئے بھجوائی ہیں۔ "ایک بابرکت انسان کی سرگزشت" امۃ الباری ناصر صاحبہ کی تحریر کردہ ہے اور دوسری "قواریر قوامون" محمودہ امۃ السمیع وہاب صاحبہ کی ترتیب و ترجمے کی مرہون ہے۔ جہاں تک "ایک بابرکت انسان کی سرگزشت" کا تعلق ہے۔ یہ محترم حضرت اللہ پاشا اور محترم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد کے مفید مشوروں اور نظر ثانی کے بعد شائع کی گئی ہے محترم ناظر صاحب اشاعت نے اس کا مسودہ پڑھ کر تحریر فرمایا "اس مضمون کے کسی حصے کی اشاعت پر کوئی اعتراض نہیں"۔ ہمارے قارئین نے امۃ الباری ناصر کی نظمیں بھی پڑھی ہیں، اور نثری تحریر بھی۔ اور وہ جانتے ہیں کہ امۃ الباری نظم بھی اچھی کہتی ہے اور نثر بھی نہایت شستہ اور شائستہ زبان میں لکھتی ہے۔ ان کا اپنے متعلق یہ کہنا۔ کہ "دینی علوم سے تہی دامنی اور فنِ تحریر سے ناآشنائی کے احساس کے باوجود مَیں نے لکھنے کی حامی بھرلی۔ ایک بہت قابل قدر انکسار کی صورت ہے۔ جہاں تک اس سرگزشت کا تعلق ہے سلیمہ میر صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی صدر ہیں نے پیش لفظ میں لکھا ہے۔ "خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کراچی جشنِ تشکر منانے کے لئے کتابیں شائع کرنے کے پروگرام کے سلسلے میں ایک اور کتاب "ایک بابرکت انسان کی سرگزشت" کے نام سے پیش کر رہی ہے۔ مَیں نے یہ کتاب شروع سے آخر تک پڑھی ہے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے حالات زندگی پر ایسی مکمل کتاب اس سے قبل میری نظر سے نہیں گزری۔

اس پیش لفظ سے قاری سمجھ گئے ہونگے کہ یہ سرگزشت حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ہے۔ امۃ الباری ناصر کی عرض حال سے پتہ چلتا ہے کہ اس مختصر سی کتاب جو ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے کیلئے خاصی تحقیق کی گئی۔ اور جوں جوں تحقیق کے لئے مطالعہ کیا جاتا رہا۔ نئے نئے حقائق سامنے آتے رہے اور موضوع میں دلچسپی بڑھتی رہی۔ اور وہ کہتی ہیں کہ آہستہ آہستہ اس موضوع میں اتنی ڈوب گئی کہ بہت سے کتب و رسائل ہمہ وقت زیر مطالعہ رہتے۔ وہ سرگزشت لکھنے کی مشکلات کا بھی ذکر کرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ "سرگزشت لکھنا آسان کام نہیں۔ اور وہ بھی ایسی ہستی کی جو تاریخ انسانی کی سب سے زیادہ متنازعہ فیہ شخصیت ہے۔ تحقیق طلب امور میں کوئی حرفِ آخر نہیں ہوتا۔" اس میں کوئی شک نہیں کہ تحقیق طلب امور میں کوئی حرف حرفِ آخر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بات بھی صَد فی صد درست ہے کہ تحقیق کی ہر کڑی اگلی کڑی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور اس طرح تحقیق کا موضوع وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ عام طور پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں انہیں کا رقم کر دینا بھی ایک حد تک سرگزشت کہلا سکتا ہے۔ لیکن تحقیق کے بعد مختلف زاویوں سے ان کی زندگی پر نظر ڈالنا واقعی کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ بات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دی گئی ہے۔ ایک مقام پر آپ کی تعلیمات کا نچوڑ اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے کہ تمثیلی انداز بھی سامنے آجائے۔ اور پُر حکمت اور چھوٹی چھوٹی سبق آموز کہانیاں بھی انسانی زندگی کو بہتر بنانے کا کام دے سکیں۔ اس سلسلے میں امۃ الباری ناصر لکھتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "دنیا کی مثال مست ہاتھی کی ہے۔ اور اہل دنیا کی مثال اس شخص کی جو مست ہاتھی کے خوف سے کنوئیں میں جا گرتا ہے"۔

دوسری بات "کسان بونے کیلئے اچھے اچھے بیج نکالتا ہے۔ اور جب ایک مٹھی بھر کر پھینکتا ہے تو کچھ دانے راستے کے کنارے پر گرتے ہیں اور تھوڑی دیر میں چڑیاں چُگ جاتی ہیں۔ اور کچھ پتھروں پر گرتے ہیں۔ اور اگر کسی پر ذرا سی مٹی بھی جمی ہوتی ہے، تو پھوٹتے ہیں اور سبزہ لہلہاتا ہے۔ مگر جب پتھر پر ان کی جڑ پہنچتی ہے تو جل کر سُوکھ جاتے ہیں اور کچھ دانے کانٹوں سے بھری ہوئی زمین پر جا پڑتے ہیں اور جب وہ اُگتے ہیں اور بالیں نکلتی ہیں۔ اور پھلنے پھولنے کا زمانہ قریب آتا ہے تو کانٹوں میں لپٹ کر ضائع اور بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور جو دانے ایسی زمین پر گرتے ہیں جو تھوڑی ہے مگر صاف ہے تو وہ خوب پھلتے پھولتے ہیں"۔

تیسری بات "سب سے بڑھ کر عادل وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ اکثر اپنے نفس کو ملزم قرار دے اور سب سے بڑھ کر ظالم وہ ہے جو اپنے ظلم کو عدل سمجھے۔ اور سب سے بڑھ کر عقلمند وہ ہے جو اپنا سامان آخرت درست کرے اور سب سے بڑھ کر نادان وہ ہے جو محض دنیا میں ہی مصروف ہو جائے، اور سب سے بڑھ کر خوش نصیب وہ ہے جس کے اعمال کا انجام بخیر ہو۔ اور سب سے بڑھ کر بدنصیب وہ کہ اس کے اعمال خدا کی ناراضگی پر منتج ہوں"۔

چوتھی بات۔ "ہندوستان کے بادشاہ جلینسر نے۔ یوز آصف سے کہا ایک انسان دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اس پر یوز آصف نے کہا، اے بادشاہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور گناہوں کی سزا سے نہیں بچ سکتا۔ اَے بادشاہ میرے ہاتھوں میں یہ زخم ہے۔ اور مجھے ان سے درد اور تکلیف ہے۔ آپ میرے دکھ درد کو دور کر سکیں گے، یا اسے بٹا سکیں گے، مٹا سکیں گے۔ بادشاہ نے کہا۔ ایسے کِس طرح ہو سکتا ہے۔ یوز آصف نے کہا کہ جب آپ بادشاہ ہوتے ہوئے میری تکلیف کو نہ دُور کر سکتے ہیں نہ بٹا سکتے ہیں تو اگر مَیں آخرت میں دوزخ کی آگ میں پڑوں تو آپ مجھے اس سے کیسے بچا سکیں گے جب کہ آپ وہاں بے بس بھی ہونگے"۔

اصل بات یہ ہے کہ سرگزشت میں تو ان کی پیدائش کا واقعہ ان کے اپنی والدہ سے حسنِ سلوک۔ یوروشلم کا سفر اور خدا کی طرف سے انہیں برکت کا عطا کیا جانا اور ان کی دعا کا طریق اور پھر ان کے معجزات اور ان معجزات کی حقیقت، اور اس کے ساتھ ہی ان کا مشن جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی بشارتیں اور پیش گوئیاں۔ جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مقدمہ اور ایسی ہی دیگر باتیں اس کتاب کا موضوع ہیں۔ چند ایک تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔ ان تصاویر میں ایک تو حضرت مسیح علیہ السلام کی اپنی تصویر یعنی ان کا چہرہ اور ایک حضرت مسیح علیہ السلام کا کفن میں لپٹا یا جانا وغیرہ تصاویر ہیں۔ کتاب لجنہ اماء اللہ احمدیہ ہال میگزین لین صدر کراچی نے شائع کی ہے، نہایت اچھا کاغذ اچھی کتابت اور اچھی گٹ اپ۔ کتاب کا انتساب انہوں نے اپنے والد محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے نام کیا ہے، جن کی بیت الدعا کی متضرعانہ دعائیں اور ذوق تحصیل علم ہر گام ان کے ساتھ ہیں۔ یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ہم نیک اور برگزیدہ ہستیوں کی زندگی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کریں۔ اور ان کی خوبیوں کو جہاں تک ہماری استعداد اجازت دیتی ہے ہم اپنی زندگیوں پر وارد کریں اور نیکیوں کے حصہ دار بنیں۔

دوسری کتاب "قواریر قوامون" ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ اس کی ترتیب اور اسکا ترجمہ محمودہ امۃ السمیع وہاب صاحبہ کی کوشش کا مرہون منّت ہے۔ اس میں میاں بیوی کے آپس میں تعلقات اور ان کی بہتری اور اس کے ذریعے سارے معاشرے کی بہتری کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ سلیمہ میر صاحبہ کہتی ہیں کہ اصلاحِ معاشرہ کمیٹی لجنہ اماء اللہ کے تحت لکھی جانے والی کتاب "قواریر۔ قوامون" کے نام سے تیار ہوگئی ہے۔ اس میں مَردوں اور عورتوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت از روئے قرآن مجید و احادیث مبارکہ کی گئی ہے۔ تاکہ محض حقوق و فرائض کی لاعلمی کی وجہ سے کسی فریق پر ظلم یا زیادتی نہ ہو سکے۔ یہ کتاب بھی شعبہ اشاعت ربوہ سے منظور شدہ ہے۔ محمودہ صاحبہ خود لکھتی ہیں کہ میاں بیوی کے حقوق و فرائض کوئی نیا موضوع نہیں یہ موضوع اس وقت تک زیر بحث رہے گا جب تک کرہ ارض پر عورت موجود ہے۔ موضوع پرانا ہے مگر اندازِ بیان نے بات بدل دی ہے۔ موجودہ دور کے مسائل کی سنگینی اس اَمر کا تقاضا کرتی ہے کہ اس مسئلے پر بحث کی جاتی رہے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے اس کتاب میں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں صرف بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں کے ارشادات کو یکجا کیا ہے۔ اس سلسلے میں احادیث کے انتخاب کا کام سیکرٹری اصلاحِ معاشرہ کمیٹی محترمہ روبینہ منعم صاحبہ نے کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ امۃ الباری ناصر اور محترمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ نے رہنمائی کی منصورہ انجم صاحبہ بنت عصمت اللہ صاحب

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۹۲:- میں کریم احمد جنجوعہ ولد ماسٹر ضیاء الدین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی حال ربوہ حال کینیڈا ضلع ٹورانٹو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان واقع دارالبرکات ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۔/۱،۵۰،۰۰۰ روپے (۲) تین کنال زمین ساہیوال روڈ مالیتی اندازاً ۔/۵۰،۰۰۰ روپے (۳) ۱۲ کنال زمین کہکشاں کالونی ربوہ (بارہ کنال بیوی بچوں کے نام ہے) مالیتی ۔/۴۸،۰۰۰ روپے (۴) رہائشی پلاٹ رقبہ ۱ کنال ۱۴ مرلہ واقع الحمراء کالونی فیروز پور روڈ لاہور مالیتی ۔/۱۹۴،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۱۵۰۰۰ کینیڈین ڈالر سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ کریم احمد جنجوعہ ولد ماسٹر ضیاء الدین ارشد ۴/۲۳ دارالبرکات ربوہ حال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ منیر الحق شاہد ابن ابو المنیر نور الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکاربرو کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۲۔ کلیم احمد ملک ابن ملک فضل حسین صاحب جنرل سیکرٹری کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۳:- میں سید خالد احمد ولد سید غلام مصطفیٰ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۔/60,000 ڈالر جو مارگیج پر لیا ہوا ہے ۲۵ سال میں اقساط ادا ہوں گی جس میں نصف میرا اور نصف میری اہلیہ صاحبہ کا ہے (۲) نقد 6000 ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۲۰۰ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید خالد احمد کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد سعید مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۰۲۷۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ نسیم مہدی مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۲۴۷۰۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۴:- میں مرزا نصیر احمد ولد مرزا فضل الرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ لیبارٹری ٹیکنیشن عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالٹن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم ۔/5000 ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۔/22000 ڈالر سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا نصیر احمد مالٹن کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا منیر احمد وصیت نمبر ۲۲۶۹۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ نسیم مہدی امیر و مشنری انچارج وصیت نمبر ۲۲۴۷۰۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۵:- میں محمد اسحاق ولد عمر دین صاحب قوم جٹ پیشہ CONE WINDER عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانٹریال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۸۰۰ ڈالر کینیڈین ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسحاق مانٹریال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد سعید مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۰۲۷۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ عزیز الرحمٰن وصیت نمبر ۲۰۷۴۲۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۶:- MRS. CICIH DANINGSIH W/O ENDANG GANI. پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۰-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی سیٹ زیورات کا وزن ۱۲ گرام مالیتی ۔/240.000 روپے (۲) حق مہر ۔/100,000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/24000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ CICIH DANINGSIH INDONESIA گواہ شد نمبر۱۔ ای قمر الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ H. HARIS SUMIARTA INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۹۷:- MRS. EJE JENAB WIDOW OF KARNAEN. پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۔/۵۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ EJE JENAB بیوہ KARNAEN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ LING SOLIHIN S/O DRA. AT.۔ گواہ شد نمبر۲۔ SUHANTA ANG SUWANDANA S/O DARM-AMIHARJA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۸:- MRS EJE W/O A. RUSTAMAN. پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت ۶۵-۹-۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۰-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت ۷۵۰ مربع میٹر مالیتی ۔/1.837.500 روپے (۲) حق مہر ۔/Rs50.000 اس وقت مجھے مبلغ ۔/160.200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی

رہونگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ EJE W/O ARUSTAMAN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ای قمر الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ A. SURYAMAN ولد ائے عبد الجلیل صاحب انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۹ MRS. KENDA HAFSAH KOSASIH W/O AHMAD KOSASIH پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸/۵/۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) OBRAS مشین مالیتی /250.000 (۲) سنگر سلائی مشین مالیتی /50.000 (۳) حق مہر ۱۹۴۳ء میں وصول ہوچکا ہے 5/00 روپے جس کی موجودہ قیمت /10.000 - اس وقت مجھے مبلغ /30.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ KENDA HAFSAH KOSASIH گواہ شد نمبر۱ R.A RIZA ADISUDARMA BIN R.A ADISUD SARMA INDONESIA. گواہ شد نمبر۲ R. INDI IBRAHIM BIN R. HAETOMI INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۲۰۰ ENGKOS KOSWARA S/O OMON. پیشہ ٹیچر عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۷۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۳/۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہنڈا موٹر سائیکل ماڈل ۱۹۷۳ مالیتی /600.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /129.050 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ENGKOS KOSWARA S/O OMON انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ LING SOLIHIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ H-HARIS SUMIARTA S/O H. MAKSUDIN INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۲۰۱ AJA SUKARJA S/O MURIA پیشہ زراعت عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت رقبہ 1429 S.M مالیتی /4.500.000 RP (۲) مچھلیوں کا تالاب رقبہ 142 S.M مالیتی /1.000.000 RP (۳) زمین رقبہ 142 S.M مالیتی /1.250.000 RP - اس وقت مجھے مبلغ /60.000 روپے چھ ماہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ AJA SUKARJA S/O MURIA DESA CIPAKAT, SINGAPARNA, TASIKMELY-46417 (JABAR) INDONESIA. گواہ شد نمبر۱ E. KOMARUDIN S/O WIRA-MANGGALA DESA CINTARA-JA SINGAPARNA INDONESIA. گواہ شد نمبر۲ BING SOLIHIN S/O SUHANTA-DESA CIPAKAT SINGAPARNA. TASIKMALAYA-46417 (JABAR)

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کو بابرکت ترقیاں دے اور آپ کے وجودوں کو دنیا کیلئے نفع مند بنائے۔
اس دفعہ ہم آپ کو عجائب گھر کے متعلق کچھ باتیں بتانی چاہتے ہیں۔ آپ کے لئے یہ مضمون ہمارے ایک سابق مربی طارق محمود طارق صاحب نے تحریر کیا ہے

عجائب گھر

● جیسا کہ عجائب گھر کے نام سے ظاہر ہے۔ عجائب گھر ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں عجیب و غریب اور نادر اشیاء کو اکٹھا کر کے رکھا جاتا ہے۔ عجائب گھر میں تعلیمی، معاشرتی اور فنکارانہ چیزوں کی نمائش کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان میں مختلف سائنسی نمونوں، فن پاروں، تاریخ اور ٹیکنالوجی کے متعلق مفید اور وسیع معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ عجائب گھر ایک ایسی جگہ ہے جہاں محقق، طلبہ اور دوسرے لوگ مختلف موضوعات پر تحقیق کر سکتے ہیں۔ عجائب گھروں کا نظام یا تو مختلف انجمنیں چلاتی ہیں یا حکومت۔ اس کے علاوہ بعض یونیورسٹیاں اور کالج وغیرہ بھی عجائب گھروں کا نظام چلاتے ہیں۔

● تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قبل مسیح میں بھی بعض عجائب گھر پائے جاتے تھے، لیکن پہلا پبلک عجائب گھر ۱۶۸۳ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان میں کھولا گیا۔ اس کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں بڑے بڑے شہروں میں پبلک عجائب گھر قائم ہونے شروع ہو گئے۔

● عجائب گھروں کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے تو عجیب و غریب اور نادر اشیاء کو مختلف ذرائع سے اکٹھا کیا جاتا ہے پھر انہیں سلیقے اور مہارت سے عام لوگوں کیلئے نمائش کیلئے پیش کیا جاتا ہے اشیاء کی حفاظت کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض عجائب گھر اپنی عمارت میں رکھی گئی اشیاء کے متعلق عام لوگوں کی سہولت کے لئے معلوماتی لیکچرز وغیرہ کا بھی انتظام کرتے ہیں، معلوماتی بلیٹن شائع کرتے ہیں، عجائب گھر میں نئی آنے والی اشیاء کی خاطر خواہ تشہیر کا بندوبست کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض بڑے عجائب گھروں میں باقاعدہ گائیڈ ملازم رکھے ہوئے ہوتے ہیں جو عجائب گھر میں آنے والے زائرین کو بیش قیمت معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔

● دنیا میں درجنوں قسموں کے عجائب گھر پائے جاتے ہیں۔ درج ذیل تین اقسام کے عجائب گھر زیادہ مشہور ہیں۔

1۔ نادر تصاویر کے عجائب گھر

ان میں تاریخی پینٹنگز۔ تصاویر اور فن پاروں کی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے اس قسم کے عجائب گھروں میں مستقل تصاویر کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختلف لوگوں یا اداروں سے مختلف قسم کے فن پارے عاریتاً لے کر ان کی نمائش کی جاتی ہے جو بعض اوقات کئی کئی ہفتوں تک جاری رہتی ہے۔ اس قسم کے عجائب گھروں میں پیرس کا عجائب گھر (لُوؤرع) اور نیویارک کا آرٹ کا میٹروپولیٹن عجائب گھر زیادہ مشہور ہیں۔

۲۔ تاریخی عجائب گھر

اس قسم کے عجائب گھروں میں ماضی کی زندگی کے متعلق معلومات۔ دستاویزات، فرنیچر، اوزار اور اسی قسم کی دوسری اشیاء کی نمائش کی جاتی ہے۔

۳۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے عجائب گھر

اس قسم کے عجائب گھروں میں قدرتی سائنس اور ٹیکنالوجی، جانوروں۔ قدیم آثار، پودوں، چٹانوں اور دوسری قدرتی اشیاء سے متعلق معلومات اکٹھی کر کے لوگوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔ ایسے عجائب گھروں میں واشنگٹن کا قومی عجائب گھر بہت مشہور ہے۔

● دنیا کے مشہور عجائب گھروں میں پیرس لنڈن اور لینن گراڈ (روس) کے عجائب گھر شامل ہیں۔ پاکستان میں اس وقت تین بڑے عجائب گھر ہیں۔

۱۔ عجائب گھر لاہور

یہ پاکستان کا سب سے قدیم عجائب گھر ہے جو ۱۸۶۴ء میں قائم کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں

باقی ص۸ پر

حبوب مفید اطہراء
۲۰ گرام /۱۵ ـــ ۶۰ گرام /۴۵
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صفِ دوم معلمین کی انیسویں کلاس

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نور اللہ مرقدہ کی ہدایات فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۱۵ر جنوری ۱۹۹۰ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ کلاس اللہ نے چاہا تو تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں۔ جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کیلئے بھجوائیں۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو۔ ناظرہ قرآن مجید اور اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو۔ اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۳۰ر دسمبر ۱۹۸۹ء تک مع کوائف نام مع ولدیت تاریخ بیعت۔ عمر۔ تعلیم دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کریگا بستر اور قرآن مجید و ضروری کتب اور لکھنے پڑھنے کا سامان اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

ناظم وقفِ جدید ربوہ

بقیہ:۔ بچوں کا کالم

کہ بدھ مت کے متعلق نادر اشیاء کا سب سے بڑا ذخیرہ اس عجائب گھر میں موجود ہے۔

۲۔ پشاور کا عجائب گھر

یہ عجائب گھر ۱۹۰۷ء میں قائم کیا گیا اور گندھارا تہذیب سے متعلق اشیاء کا بڑا ذخیرہ اس عجائب گھر میں موجود ہے۔

۳۔ قومی عجائب گھر کراچی

یہ عجائب گھر ۱۹۵۰ء میں قائم کیا گیا ہے اس میں موہنجوداڑو اور ہڑپہ وغیرہ کی مختلف اشیاء کو اکٹھا کر کے نمائش کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا عجائب گھروں کے علاوہ ٹیکسلا اور ہڑپہ کے عجائب گھر بھی قابل دید ہیں۔

جماعتی نظام کا کام

"جماعتی نظام کا یہ کام ہے کہ وہ افراد جو فی الواقعہ اور فی الحقیقت اس قابل نہیں کہ اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھا سکیں، اُن کے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے کا مناسب انتظام کرے ۔۔۔۔ چاہے اس پر رقم خرچ کرنی پڑے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہش مندوں کیخاطر

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان

کا

ماہانہ پروگرام

۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کار والہ ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

منیجر مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ

خبریں

ملکی خبریں

★ حکومت پنجاب نے طلبہ یونینوں کے انتخابات غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں۔ اس کا سبب تعلیمی اداروں میں اسلحہ کے بڑھتے ہوئے استعمال سے ہے بتایا گیا ہے کہ ۲۱ طلباء ۲۵ سنگین مقدمات میں ملوث ہیں۔

★ پاکستان نے سیاچن گلیشیئر پر بھارت سے گاندھی پوسٹ چھین لی ہے۔ بھارتی فوج نے گزشتہ جمعے کے روز پاکستانی فوج پر حملہ کیا تھا پاکستان نے حملہ پسپا کر کے اہم کامیابی حاصل کر لی۔ تاہم فوج کے اطلاعات کے ادارے نے گاندھی پوسٹ پر کسی قسم کے معرکہ کی تردید کی ہے

★ بھارتی سفیر نے کہا ہے کہ وولر بیراج پاکستان سے مذاکرات کے بعد ہی بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے اپنے اعلان کے مطابق بیراج کی تعمیر روک رکھی ہے۔

★ حکومت پنجاب نے اپنے ٹی وی سٹیشن کے قیام کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ چھ ماہ میں اس کی تنصیب مکمل ہو جائے گی بیرونی ماہرین بھی امداد دیں گے۔

★ پیپلز پارٹی کے ایک مرکزی لیڈر مسٹر پیار علی الانہ کسی حزب مخالف کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

★ حیدر آباد میں شہریوں اور رینجرز کے درمیان تصادم سے شہر میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا۔ درجنوں افراد گاڑیوں کی زد میں آ کر زخمی ہو گئے لوگوں نے افراتفری میں بھاگنا شروع کر دیا شہر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ اور دھماکے ہوئے۔

بقیہ:۔ تعارف

اور بیگم چوہدری شریف احمد وڑائچ صاحب کی اعانت بھی شامل رہی۔ بات واضح ہے کہ اگر اتنے ہاتھوں نے اس کتاب کی ترتیب اور ترجمے میں حصہ لیا ہے تو یقیناً یہ کتاب مفید ہو گی۔ یہ کتاب بھی لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے شائع کی ہے اور جیسا ہم پہلے بعض کتابوں کے تعارف میں کہہ چکے ہیں۔ اگر آپ یہ کتاب منگوانا چاہیں اور آپ کو یہ کتابیں منگوانی چاہئیں تو آپ امیر صاحب کراچی کے ذریعے لجنہ اماء اللہ کراچی سے یہ کتابیں حاصل کر سکتے ہیں۔

(ن۔س)

غیر ملکی خبریں

★ بھارت کے نئے وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ کی آزمائش ۱۹ر جنوری کو رام مندر کی تعمیر کے ساتھ ہی شروع ہو گی۔ ان کی ایک حلیف جماعت بی جے پی مندر کی تعمیر کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اگر مسٹر وی پی سنگھ نے ان کی مخالفت کی تو یہ پارٹی انہیں اقتدار سے محروم کر سکتی ہے۔

★ بھارتی سفیر نے کہا ہے کہ بھارت کی نئی حکومت کو ۳۰۰ اراکین کی حمایت حاصل ہے

★ مشرقی جرمنی کی قیادت ایک بار پھر مستعفی ہو گئی ہے تاہم مسٹر ریگون کرینز بدستور سربراہ رہیں گے۔

★ فلپائن میں فوجیوں کی بغاوت ابھی تک جاری ہے اگرچہ عمومی تاثر یہی ہے کہ بغاوت کچل دی گئی ہے۔

★ بھارت کے انتخابات کے حتمی نتائج موصول ہو گئے ہیں کانگرس نے ۲۰۷ نیشنل فرنٹ نے ۱۴۴ اور بی جے پی نے ۸۸ نشستیں حاصل کی ہیں۔

★ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ سرد جنگ کا دور اب ختم ہو گیا ہے انہوں نے امریکہ کے صدر بش کے ساتھ اتوار کو ختم ہونے والی بات چیت کے دوران یہ بات کہی۔

★ اسرائیل کی پشت پناہ جنوبی لبنان کی عیسائی فوج نے بیروت کے شیعہ ٹھکانوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں ۲۲ افراد ہلاک ہو گئے

★ سری نگر میں تین دن کے ہنگاموں کے بعد مکمل ہڑتال ہوئی۔ یہ احتجاج پیراملٹری فورسز کی طرف سے فائرنگ کے نتیجے میں ایک اٹھارہ سالہ لڑکے کی ہلاکت کے خلاف کیا جا رہا ہے

★ ایران اور عراق کے درمیان جنگ کے تنازعات حل کرنے کیلئے سربراہ ملاقات کا امکان ظاہر کیا گیا ہے